• چھ نئے خریدار بنانے والے صاحب کسی بھی ساتویں پتہ پر ایک سال کے لئے رضوان جاری کروا سکتے ہیں۔

• چھ نئے خریدار بنانے والے صاحب حسب ذیل فہرست سے چھ روپے کی کتابیں منگوا سکتے ہیں۔ لیکن محصول ڈاک جو لگ بھگ دو روپیہ ہوگا انھیں کے ذمہ ہوگا اس کے لئے یا وہ دو روپے کے ٹکٹ بھیجیں یا چار روپیہ کی کتابوں کا انتخاب کریں انعامی کتابوں پر کوئی کمیشن نہ ہوگا حسب ذیل کتابوں کا انتخاب کیجیے :-

زاد سفر	۴/۵۰	حضرت آدم	-/۲۵	اسلام کیا ہے؟	۲/۵۰
حسن معاشرت	۱/-	حضرت عیسیٰ	-/۲۵	صحبتے با اہل دل	۴/-
دعائیں	-/۵۰	دیار حبیب	-/۱۵	دین و شریعت	۳/۷۵
مکاتیب یوسف	۱/-	نماز کتاب	-/۲۵	طب نبوی	۴/-
کاروان مدینہ	۳/-	عالم برزخ کی باتیں	-/۷۵	برکات رمضان	۱/-
مرد خدا کا یقین	-/۳۰	ہمارے حضورؐ	۱/۸۰	فضائل رمضان	-/۵۵
تذکرہ شاہ علم اللہ	۴/-	کیا ہم مسلمان ہیں اول	۲/۲۵	فضائل قرآن	-/۶۰
باب کرم	-/۷۵	〃 دوم	۳/-	اسلامی سیاست	۳/۷۵
خصائل نبوی	۶/-	بدعت کیا ہے	۴/۷۵	رضوان کے پرانے شمارے مع خاص نمبر	
فضائل درود شریف غیر مجلد	۱/۷۵	انیس نسواں	۱/-	بے ترتیب۔ (رعایتی قیمت سے)	

پتہ :- مکتبہ رضوان گوئین روڈ امین آباد لکھنؤ (اترپردیش)

محمد ثانی ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر نے تنویر برقی پریس گوئنگے نواب پارک میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ رضوان گوئین روڈ امین آباد لکھنؤ سے شائع کیا۔

ماہنامہ رضوان لکھنؤ

MONTHLY RIZWAN LUCKNOW India

۳۷ گوئن روڈ، لکھنؤ

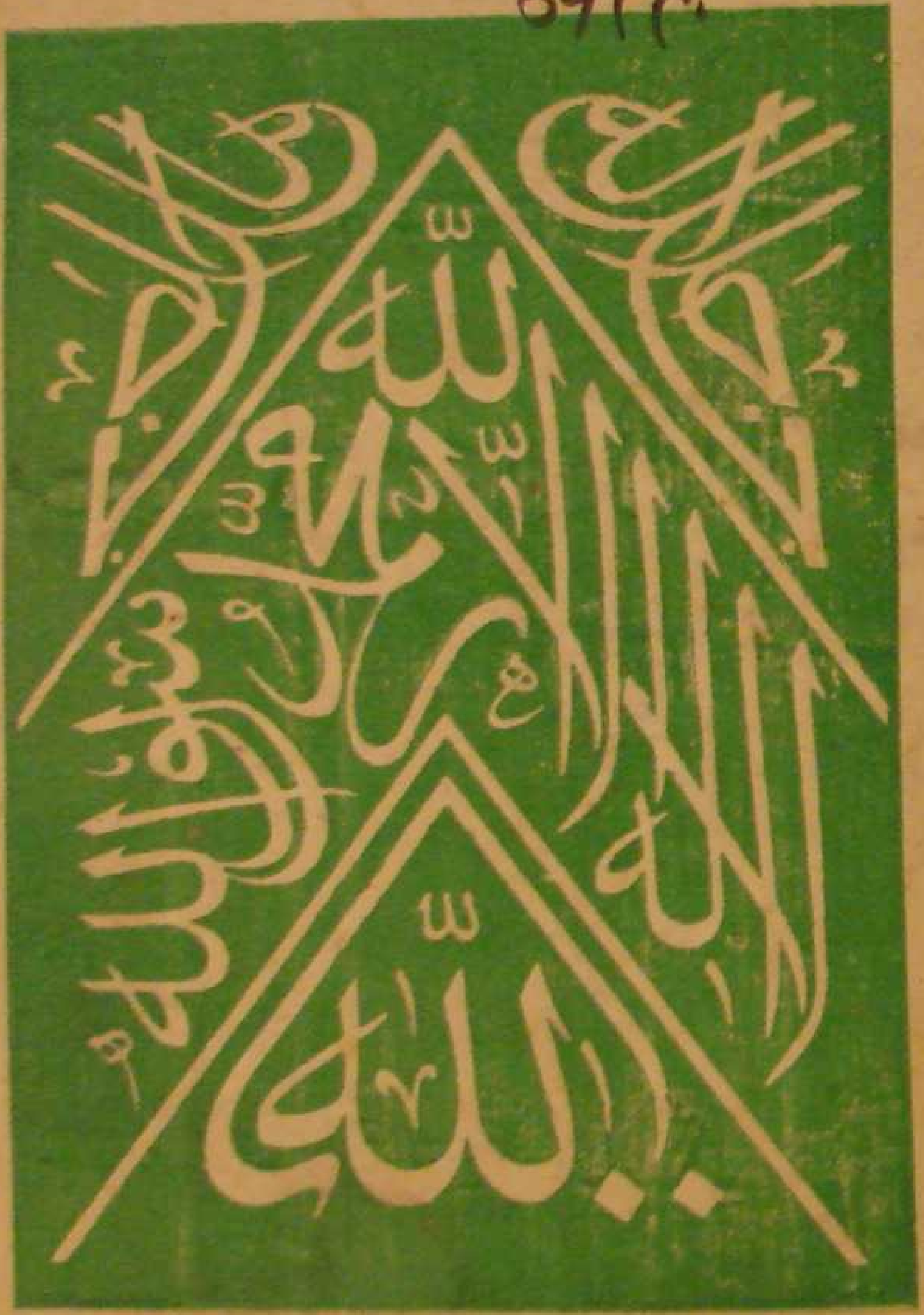

مسلم خواتین کا دینی ترجمان

September 1971

Phone 29174

Regd. L. 197

ماہنامہ رضوان لکھنؤ

MONTHLY RIZWAN LUCKNOW India

۳۷ گوئن روڈ، لکھنؤ

تیل کا تیل دوا کی دوا

ہر موسم میں استعمال کیلئے

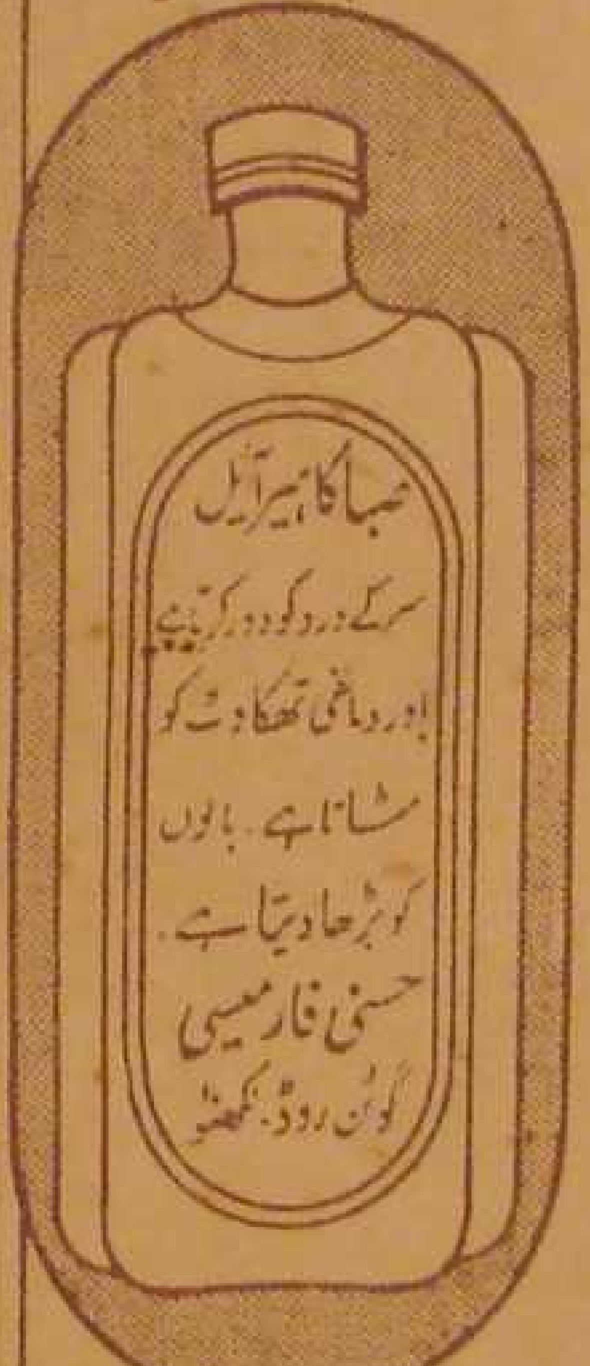

فون نمبر ۲۹۱۷۴

صبا کا ہیر آئل

صبا کا ہیر آئل

صبا کا دور کرتا ہے تھکاوٹ — مٹا دیتا ہے دردِ سر صبا کا
صبا کا بال کو رکھتا ہے کالے — بڑھا دیتا ہے بال اکثر صبا کا
صبا کا دل کو پہونچاتا ہے فرحت — ہے خوشبودار خوش منظر صبا کا
صبا کا کو لگائیں مرد و زن سب — کہ سب تیلوں سے ہے بہتر صبا کا
صبا کا ہے ہیر آئل دوا بھی — ضرورت ہے کہ ہو گھر گھر صبا کا
صبا کا کو خریدو اور لگاؤ
لگانا سر پہ ہے بہتر صبا کا

قیمت: دو روپیہ پچاس پیسے

تیار کردہ: حسنی فارمیسی گوئن روڈ لکھنؤ

only cover printed at Sarkar Printing Press Lucknow.

مسلم خواتین کا اخلاقی ترجمان

ماہنامہ رضوان لکھنؤ

جلد نمبر (۱۵)	ستمبر ۱۹۷۰ء رجب ۱۳۹۰ھ	نمبر (۹)

ایڈیٹر

محمد ثانی حسنی

معاون

امۃ اللہ تسنیم

سالانہ ۶ روپے   فی پرچہ ۶۰ پیسے   ممالک غیر سے بحری ڈاک ۱۲ شلنگ

اس دائرے میں سرخ نشان ہے تو آپ کا سال خریداری ختم ہو چکا ہے۔ براہ کرم آئندہ زر چندہ جلد ارسال فرمائیے ورنہ بعد والا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ اس لئے اپنا چندہ ذریعہ منی آرڈر بھیجئے یا پھر اپنی رائے سے مطلع فرمائیے

منیجر

ماہنامہ "رضوان" گوئن روڈ امین آباد۔ لکھنؤ ۳

L. 197

کیا اور کہاں

اداریہ ٭	۱۵ ستمبر سے ۳۰ ستمبر ۷۱ء تک	م ، ش ، ح	۳
قرآن سمجھ کر پڑھئے ٭	سبق ۹ (قرآنی دعاء)	محمد الحسنی	۵
حدیث کی روشنی میں ٭	نیک مقاصد کے لئے	مولانا محمد منظور نعمانی	۷
یادِ رفتگان	ناقابلِ فراموش خاتون	نصرت شاہ خاں عزیز	۹
	ناز جس پہ کریں	جگر مراد آبادی	۱۷
ترجمہ ٭	خدا اس طرح ہدایت دیتا ہے	محمد الحسنی	۱۸
نعت ٭	تصورِ کعبہ	عروج قادری	۲۲
	عقیدۂ قیامت	مولانا عبدالشکور فاروقیؒ	۲۳
خدا کی نعمتیں ٭	لیموں	ہارون رشید صدیقی	۳۵
سوال و جواب ٭	آپ پوچھیں ہم جواب دیں	مولانا مفتی محمد ظہور ندوی	۳۷
	دو انعامی ہفتے	ادارہ	۳۸

اداریہ

۱۵ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک

جنوری ۱۹۷۱ء کے شمارے میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی ایک اپیل شائع ہوئی تھی۔ جس کا عنوان تھا: "اس چراغ کو گل ہونے نہ دیجئے"۔ اس اپیل میں مولانا نے رضوان کی اشاعت کی طرف لوگوں کو توجہ دلائی تھی اور بتلایا تھا کہ اس دور میں "رضوان" جیسے پرچے کی کتنی ضرورت ہے۔ اور اس کی بقا کا انحصار ہمدردوں اور دین و اخلاق کو پسند کرنے والوں کی کوششوں اور تعاون پر ہے خدا کے کرم سے اس اپیل سے کئی حضرات نے تعاون اور کوشش شروع کر دی اور اپنی بساط بھر رضوان کی اشاعت میں حصہ لیا۔ اور اس کے ساتھ تعاون کر کے اس کو نئی روح اور زندگی دی۔ لیکن ان کا یہ تعاون زیادہ تر وقتی رہا۔ اور ایک مدت کے بعد اس کی اشاعت کے بڑھانے میں یہ کوشش سست پڑ گئی۔ ضرورت ہے کہ رضوان کے خریداروں کی اتنی تعداد ہو جائے کہ وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو سکے اور کسی خاص تعاون کی زیادہ ضرورت نہ پڑے اور وہ اطمینان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ دین و اخلاق کی اشاعت کا کام کر سکے، اس سلسلہ میں ہم ۱۵ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک دو ہفتے رضوان کی اشاعت کے لئے منا رہے ہیں۔ اور اس بار اس کے خریدار بنانے والے بھائیوں اور بہنوں کے لئے کتابوں کے کچھ تحفے رکھے ہیں جو ان تحفوں کو پسند کرتے

ہیں۔ اور ان کتابی تحفوں سے ان کو دینی فائدہ پہونچنے کی امید ہے۔ وہ ضرور ان دو انعامی تحفوں سے فائدہ اٹھائیں۔ ان انعامی تحفوں کے متعلق پوری تفصیل اس شمارے کے دو آخری صفحوں ۳۹ و ۴۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

آخر میں ہم ان چند خصوصی حضرات سے اپیل کرتے ہیں جنھوں نے مولانا کی اپیل پر ہم کو لکھا تھا کہ ہم مسلسل محنت کر کے رضوان کے خریدار بنائیں گے اور ان خریداروں کی تعداد بھی انھوں نے لکھی تھی مگر وہ اپنے اس وعدے کو کسی وجہ سے نبھا نہ سکے کہ وہ اپنے وعدے کو اب پورا فرمائیں۔ اور ان بھائیوں کے ہم بہت شکر گزار ہیں جنھوں نے ان تھک کوشش کی اور خریدار بنانے اور تعاون سے دریغ نہیں کیا۔

رضوان کا خصوصی نمبر ۱۹۷۲ء

ہمارا یہ خیال ہے کہ ہمارے بھائیوں اور بہنوں نے اگر رضوان کے ساتھ پورے تعاون سے کام لیا اور اس کے خریداروں کی تعداد قابل ذکر حد تک بڑھادی تو ہم "جنوری یا فروری" میں ایک "خصوصی نمبر" پیش کرنے کی ہمت کریں گے۔ جو تقریباً ایک سو چار (۱۰۴) صفحات کا ہوگا اور وہ جنوری فروری کا مشترک شمارہ ہوگا۔ اس نمبر کا اعلان اور موضوع کا تعین اکتوبر ۷۱ء کے شمارے میں کر سکیں گے۔ اللہ تعالے آپ کی کوششوں کو بار آور اور ہمارے ارادے کو پایۂ تکمیل تک پہونچائے۔ وھو المستعان

(م۔ ش۔ ح)

قرآن سمجھ کر پڑھیئے

سبق ۹

قرآنی دعا

محمد الحسنی مدیر البعث اسلامی

اس سبق میں وہ قرآنی دعا دی جارہی ہے جو بہت آسان اور مختصر ہے۔ اور جس کو معنی سمجھتے ہوئے پڑھنا بہت مفید ہوگا۔ اس کی اہمیت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ بندہ کو یہ جاننا چاہیئے کہ وہ اپنے مالک سے کیا مانگ رہا ہے۔

رَبَّنَا اے ہمارے رب	آتِنَا دے ہم کو	فِي میں	الدُّنْيَا دُنیا	حَسَنَةً اچھائی
وَ اور	فِي میں	الْآخِرَةِ آخرت	حَسَنَةً اچھائی	وَّ اور
	قِنَا بچا ہم کو	عَذَابَ عذاب	النَّارِ آگ	

یہ وہ دعا ہے جس کو تقریباً ہر نمازی مسلمان جانتا اور پڑھتا ہے۔ اس لئے اس کے معنی سمجھنا اور بھی ضروری ہیں۔ اس میں کئی لفظ پرانے ہیں یعنی گذشتہ

سبقوں میں آچکے ہیں۔ مثلاً "و" اور "فی" ہیں۔ بہت سے وہ ہیں جو اردو میں مستعمل ہیں۔ مثلاً رب، دنیا، آخرت، نار، عذاب اسی طرح صرف تین چار لفظ ہمارے لئے نئے ہیں۔

ایک قاعدہ ہمیں اور سمجھ لینا چاہیے۔ "نا" جمع کا صیغہ ہے۔ "رَبّ" کے ساتھ لگے گا تو معنی ہوں گے "ہمارا رب"۔ "آت" کے معنی ہیں دے "آتنا" دے ہم کو۔

اب اس دعا کو ایک دفعہ پھر دہرالیں۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي

اے ہمارے رب دے ہم کو دنیا میں اچھائی اور آخرت میں اچھائی اور

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

بچا ہم کو آگ کے عذاب سے

یہ دُعا بہت جامع ہے، اس میں دین و دنیا کی ہر بھلائی کی مانگ کی گئی ہے۔ اس لئے بکثرت یہ دعا مانگنا چاہیے۔!

حدیث کی روشنی میں

نیک مقاصد کیلئے دُنیا کی دولت حاصل کرنے کی فضیلت

مولانا محمد منظور نعمانی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا کی دولت بطریق حلال اس مقصد سے حاصل کرنا چاہے تاکہ اس کو دوسروں سے سوال کرنا نہ پڑے اور اپنے اہل وعیال کے لئے روزی اور آرام آسائش کا سامان مہیا کر سکے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بھی وہ احسان اور سلوک کر سکے۔ تو قیامت کے دن وہ اللہ کے حضور میں اس شان کے ساتھ حاضر ہوگا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن اور چمکتا ہوگا۔ اور جو شخص دنیا کی دولت حلال ہی ذریعے اس مقصد سے حاصل کرنا چاہے کہ وہ بہت بڑا مالدار ہو جائے اور اس دولتمندی کی وجہ سے وہ دوسروں کے مقابلے میں اپنی شان اونچی دکھا سکے۔ اور لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کے لئے داد و دہش کر سکے۔ تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں اس حال میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالےٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا

(شعب الایمان للبیہقی و حلیہ ابی نعیم)

تشریح:۔ معلوم ہوا کہ اچھی نیت سے اور نیک مقصد کے لئے

دنیا کی دولت حلال ذریعہ سے حاصل کرنے کی کوشش کرنا نہ صرف یہ کہ جائز اور مباح ہے بلکہ وہ اتنی بڑی نیکی ہے کہ قیامت کے دن ایسا شخص جب اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوگا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص فضل و کرم ہوگا۔ جس کے نتیجہ میں اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن اور منور ہوگا۔ لیکن اگر دولت کمانے سے غرض صرف بڑا دولت مند بننا اور دنیا کی بڑائی حاصل کرنا اور لوگوں کے دکھاوے کے لئے بڑے بڑے کام کرنا ہو تو یہ دولت کمانا اگرچہ حلال ہی طریقے سے ہو تب بھی یہ ایسا گناہ ہے کہ قیامت کے دن ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہوگا اور اگر ناجائز اور حرام طریقوں سے ہو تب تو سخت ترین وبال ہے۔

ہندوستانی مسلمان

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

ہندستان کی تاریخ میں مسلمانوں کا کردار، ان کے شہرہ آفاق علمی و تعمیری کارنامے، زندگی و تمدن پر گہری چھاپ، جنگ آزادی میں قیادت و رہنمائی، ان کے موجودہ مسائل یہ کتاب درحقیقت سیکڑوں کتابوں کا خلاصہ ہے قیمت ۵۰/۵ علاوہ محصول ڈاک مکتبہ رضوان گوئین روڈ سے طلب فرمائیے

یاد رفتگان

بیسویں صدی کی

ناقابل فراموش خاتون

نصراللہ خاں عزیز

موجودہ نسل کو شاید معلوم بھی نہ ہو کہ تحریک خلافت ۱۹۱۹ء-۲۴ کے زمانے میں ہندستان کے در و دیوار راس کماری سے پشاور اور کراچی سے آسام کی پہاڑیوں تک ایک نظم کے جوش پرور نغموں سے گونج اٹھے تھے، جس کا ٹیپ کا شعر یہ تھا ؎

بولی اماں محمد علی کی
جان بیٹا خلافت پہ دے دو

بی اماں اور مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی کے نام لازم و ملزوم ہو گئے تھے۔ اس تصور کو میں نے ایک تصویر میں اس طرح مجسم دیکھا تھا کہ آگے کرسی پر بی اماں بیٹھی تھیں ان کے پیچھے ایک طرف مولانا شوکت علی، دوسری طرف مولانا محمد علی کھڑے تھے اور نیچے لکھا تھا:-

"شیرنی اپنے دو شیر بچوں کے ساتھ"

تصویر کا یہ عنوان جس نے بھی تجویز کیا اس نے ایک حقیقت کو بالکل صحیح الفاظ کا جامہ پہنادیا اس دور میں ان تین افراد کی شجاعت، قربانی ایثار اور استقلال کی دھوم تھی۔

وہ گاندھی جی سے بھی زیادہ معروف اور محبوب تھے اور یہ شہرت و ناموری اور محبوبیت سال دو سال کی تاریخ پر مبنی نہیں تھی بلکہ اس کی ترتیب میں نصف صدی کی ایک خاموش روحانی اور اخلاقی جد و جہد صرف ہوئی تھی۔

مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی ابھی چھوٹے ہی تھے ان کے والد نے انتقال کیا آبادی بانو جو بعد میں اپنے عظیم المرتبت فرزندوں کی وجہ سے "بی اماں" کے نام سے مشہور ہوئیں۔ انھوں نے ان دو بچوں کی تربیت و تعلیم پر اپنی جوانی اور اپنی زندگی قربان کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اور یہ انہی کے فیضانِ تربیت کا نتیجہ تھا کہ بجائے اس کے کہ علی گڑھ کے ایم اے او کالج کے یہ دو کھلنڈرے طالب علم کسی اعلا سرکاری ملازمت کی راحت رسانیوں، عیش پروریوں اور سکون سامانیوں سے بہرہ اندوز ہونے کے بعد خاموشی کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو جاتے اور کوئی فردِ ملت و وطن ان کے نام سے بھی آگاہ نہ ہوتا۔ بی اماں کی آغوشِ تربیت میں پل کر ان کے خداداد جوہر ایک خاص منزل کی طرف مڑ گئے اور تاریخ نے ان کے سر پر حیاتِ دوام کا تاج رکھ دیا۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آدابِ فرزندی

یہ صحیح ہے کہ بی اماں مرحومہ سے دنیا اپنے نامور فرزندوں کے کارناموں کی وجہ سے روشناس ہوئی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ خود مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی کی سیرت و کردار، جوشِ عمل، ولولہ ایثار اور استقلال و استقامت بلکہ ان کا دینی اور سیاسی نقطہ نگاہ بی اماں کا عطا کیا ہوا تھا۔ بی اماں کی عظمت کا راز بی اماں مرحومہ کی عظمت میں مضمر تھا۔ محمد علی اور شوکت علی قوت و طاقت کا ایک بے پناہ انجن تھے جس کی ڈرائیور بی اماں مرحومہ تھیں۔ جب تک وہ

زندہ رہیں یہ انجن اپنی پٹری پر بدستور چلتا رہا لیکن ان کے انتقال کے بعد اس کی رفتار میں بھی تغیر آگیا۔ اور اس کی پٹریاں بھی بدلنے لگیں۔

مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی علی گڑھ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے زمانے ہی سے اپنے انتہا پسندانہ اور صحیح الفاظ میں حریت پروَرانہ اور غیرت مندانہ عقائد و خیالات کی وجہ سے معروف ہو چکے تھے۔ ان کا یہ رجحانِ طبع علی گڑھ کالج کی وجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ اس کالج کے علی الرغم الف اور بی اماں کی ابتدائی تربیت کا کرشمۂ تخلیق تھا مولانا محمد علی کا یہ سیاسی مزاج ان کے ساتھ آکسفورڈ میں بھی گیا اور وہاں ان کو آئی سی ایس کی گندگیوں سے بچا لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اگر وہ اس امتحان میں کامیاب ہو جاتے تو زیادہ امکان اس امر کا تھا کہ وہ کسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی حیثیت سے ریٹائر ہو کر گوشۂ گمنامی میں دفن ہو جاتے۔ لیکن دستِ قدرت ان سے جو کام لینا چاہتا تھا۔ وہ ملک و ملت کی خدمت تھا۔ برطانیہ کے سامراج کی خدمت نہیں تھا۔ چنانچہ وہ امتحان میں کامیاب نہ ہوئے اور سرکاری ملازمت کے بجائے انھوں نے صحافت کی راہِ خدمت اختیار کر لی بلقان و طرابلس کی جنگوں نے اور اس کے بعد جنگِ عظیم میں خلافتِ عثمانیہ کے خلاف برطانوی سیاست کی چیرہ دستی نے انھیں اور ان کے برادرِ بزرگ مولانا شوکت علی کو دطن میں آسمانِ شہرت پر پہنچا دیا ان کو حکومت نے نظر بند کر دیا۔ اس وقت تک ان کی عظیم المرتبت والدہ کے نام سے کوئی شخص واقف نہیں تھا۔ ایک واقعہ سے یکایک پورے ملک کی بلند نگاہیں ان کی طرف اٹھ گئیں۔

نظر بندی کے زمانے میں حکومت نے دونوں بھائیوں کے سامنے کچھ شرطیں پیش کیں کہ اگر وہ ان پر دستخط کر دیں تو ان کو رہا کر دیا جائے گا۔ قید اور نظر بندی آج ایک نہایت

معمولی سا واقعہ بن چکی ہے۔ ان کے عموم نے نہ صرف ان کی ہیبت دور کر دی ہے۔ بلکہ ان کی ندرت بھی ختم ہو کر رہ گئی ہے اس لئے آج اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ اس زمانے میں نظر بندی کا تصور کتنا مہیب اور اذیت بخش تھا۔ بی اماں مرحومہ کو کسی طرح اس شرائط نامہ کا پتہ چل گیا نہیں کہا جا سکتا کہ علی برادران اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے مگر بی اماں نے ایک فقرے میں اس قصے کا فیصلہ کر دیا۔ انھوں نے کہا:۔

"اگر شوکت اور محمد نے اس مشروط رہائی کو قبول کر لیا تو میں اپنے کمزور اور بوڑھے ہاتھوں کے ساتھ ان دونوں کا گلا گھونٹ دوں گی"

بی اماں کا یہ فقرہ شہرت عام حاصل کر گیا۔ اور پورے ملک کو معلوم ہو گیا کہ وطن کی گود میں کیسی عظیم الشان استقامت کی ماں موجود ہے۔ علی برادران نے رہائی کی اس ذلیل پیش کش کو سرپائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ اور وہ اس وقت رہا ہوئے جب خود حکومت کو اپنی مجبوریوں اور ضرورتوں نے ان کو رہا کرنا ضروری خیال کیا اور ایسا تحریک خلافت کے زمانے میں ہوا جبکہ وہ نظم ملک کے قریئے قریئے میں گائی جانے لگی۔ جس کا ایک شعر میں نے اوپر دیا ہے۔ اور اب بی اماں اور محمد علی شوکت علی لازم و ملزوم تھے۔ ایک کا تصوّر دوسرے کے بغیر ممکن نہ تھا۔

میں بی اماں کے نام اور ان کی سیرت و کردار کی عظمت سے بہت پہلے واقف ہو چکا تھا مگر یہ واقفیت صرف ان کی سیاسی پختگی اور جرأت و شہامت کی وجہ سے تھی یا پھر ان کے نامور فرزندوں کے کارناموں سے مگر جب تحریک خلافت کے زمانے میں چند روز کے لئے ان کی معیت میں دورہ کرنے کے لئے سعادت حاصل کی تو اندازہ ہوا کہ وہ سیرت و کردار کی کس عظمت اور علو مرتبت کی مالک ہیں۔

غالباً ۱۹۲۲ء کے موسم گرما کا واقعہ ہے کہ ملک میں تحریک خلافت سے ایک آگ سی لگی ہوئی تھی۔ مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی کراچی میں قید تھے اور بی اماں ایک ملازمہ کو ہمراہ لے کر ملک کے دورے پر نکل کھڑی ہوئیں۔ اس زمانے میں پنجاب خلافت کمیٹی کے جنرل سکریٹری ملک لال خاں صاحب دوسرے لیڈروں کے ساتھ جیل میں تھے اور ہمارا گھر لاہور میں تحریک خلافت کا مرکز تھا۔ بی اماں مرحومہ نے بھی ہمارے گھر دہلی دروازے کے باہر جہازی بلڈنگ کے وسطی مکان میں چند روز کے لئے قیام کیا۔ وہ ہر روز عورتوں کا جلسہ کرتی تھیں۔ اور اس میں بڑی سادہ اور دلنشیں زبان میں پیغام حریت پہنچاتی تھیں۔

وہ دن بھر اپنے کام میں مصروف رہتیں۔ جلسے میں تقریریں کرتیں اور اس سے پہلے اور بعد میں آنے جانے والی عورتوں کی باتوں باتوں میں آزادی وطن کی ضرورت، ہندو مسلم اتحاد کی اہمیت اور عدم تعاون کی افادیت کے نکات سمجھاتیں۔ ان کی عمر اس وقت ۸۰ برس کے لگ بھگ تھی۔ پیرانہ سالی کے باعث کبڑی ہو کر چلتی تھیں۔ مگر اس ضعف و معذوری کے باوجود اپنے سب کام اپنے ہاتھ سے کرتیں۔ یہاں تک کہ جب پچھلے پہر تہجد کے لئے اٹھتیں تو اپنی ملازمہ کو بیدار نہ کرتیں۔ بلکہ خود ہی جھکی جھکی چل کر اپنی سب ضرورتیں پوری کرتیں۔ اور اس احتیاط کے ساتھ کہ ارد گرد کے سونے والوں کی آنکھ نہ کھلنے پاتی۔

ہندوستان کی سیاسی تحریکات نے بعد میں جو رُخ اختیار کیا اس میں کام کرنے والوں کے نزدیک تو شریعت کے ضروری احکام کی پابندی بھی ضروری نہ رہی بلکہ فی نفسہٖ دینداری بھی ایک حد فاصل قرار دی گئی۔ لیکن مسلمان رہنماؤں میں سے جن لوگوں نے بالکل ابتدائی دور سے شمع حریت روشن کی۔ ان کے نزدیک آزادی کی جدوجہد ایک دینی اور اسلامی جدوجہد تھی اور اس کے لئے نہ صرف پنج وقتہ فرض نماز کی پابندی ضروری تھی بلکہ تہجد کا اہتمام بھی

ایک لازمہ تحریک تھا۔ تقریباً تمام اونچے پائے کے مسلمان لیڈر جہاں دن کے وقت بندگانِ خدا کو پیغام آزادی پہنچانے میں مصروف رہتے وہاں وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے پروردگار سے بھی نصرتوں کے طالب ہوتے۔ ان کو یقین تھا کہ ؎

"کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی"

لاہور میں چند روز کام کرنے کے بعد بی اماں کا دورہ باہر کے لئے تجویز ہوا۔ اس میں سانگلہ ہل، چک جھمرہ، چنیوٹ اور لائلپور میں جلسے کرنا تجویز ہوا۔ یہ سخت گرمی کا زمانہ تھا۔ غالباً جون کا مہینہ تھا۔ بی اماں کے قافلے میں ہم چند مرد کارکن بھی تھے۔ چودھری افضل حق مرحوم مظفر گڑھ کے شیخ دوست محمد (بیرسٹر عدم تعاونی) غازی عبدالرحمن امرتسری اور دو ایک اور صاحب جن کے نام اس وقت حافظے سے اتر رہے ہیں۔ یہ سب اچھے مقرر، محنتی کارکن اور ان تھک کام کرنے والے حضرات تھے۔

شدید گرمی کا موسم اور پھر ضلع لائلپور کی خشک اور خاک آلود سرزمین۔ اس پر بنت کا پانی اور دوپہر کے جلسوں میں تقریریں۔ مجھے یاد ہے کہ سانگلہ ہل تک پہونچتے ہی ہم سب کے گلے بیٹھ گئے۔ ہم تمام مرد کارکنوں کا دور شباب تھا۔ ہم میں سے کوئی راحت طلب اور سہل کوش نہیں تھا۔ دو تین برس شہروں اور دیہات میں کام کرکے پختہ کار ہو چکے تھے۔ لیکن اس پیرانہ سال مگر جوان ہمت خاتون کے ساتھ مل کر کام کرنے میں ہماری ہمتوں نے جواب دے دیا۔ اس زمانے میں لاؤڈ اسپیکروں کا رواج نہیں تھا۔ ہم لوگ پانچ ہزار دس ہزار کے مجمع تک آواز پہونچا لیتے تھے۔ لیکن جب گلے بیٹھ گئے اور آوازیں پست ہو گئیں۔ تو ہم میں سے ہر شخص تقریر کرنے سے ہچکچانے لگا۔ اس عالم میں صرف ایک بی اماں کا فولادی وجود

تھا جس نے تھکنے کا نام نہ لیا۔ تقریر سے اشاروں سے وہ اپنی بات کہتی چلی گئیں۔ وہ صرف اس امر کی محتاج تھیں کہ ان کو لے کر چلنے کا انتظام کر دیا جائے۔ چنانچہ ایک کرسی کی پالکی سی بنا کر انھیں کندھوں پر اٹھا لیا جاتا ——— اور وہ قصبوں کی گلیوں میں مشتاقانِ زیارت کے ہجوم میں آزادی کا ناد پھونکتی جاتی تھیں۔ ان کے دونوں ہاتھ اپنے بچوں اور بچیوں کے سلام کا جواب اور ہونٹ دعائیں دیتے ہوئے مسلسل حرکت میں رہتے۔ چنیوٹ ہم نوجوان مرد کارکنوں نے بمشکل ۱۰-۱۵ منٹ تقریر کی ہوگی مگر بی اماں پورا ایک گھنٹہ بولتی رہیں۔ ان کی آواز خدا کے فضل سے جیسی شروع میں تھی ویسی وہاں بھی رہی۔

پھر ہم لوگوں کو جب بھی موقع ملتا ہم آرام کرنے اور سستانے کی فکر کر لیتے۔ مگر بی اماں نے اس دوران میں رات کے مختصر سے آرام کے علاوہ ایک منٹ کمر سیدھی نہ کی۔ یہاں تک کہ جب ہم رات کو کوئی بارہ بجے کے قریب چنیوٹ سے واپس چک جھمرہ کے اسٹیشن پر لاہور کی گاڑی میں سوار ہونے کے لئے پہونچے اور معلوم ہوا کہ گاڑی کوئی ایک گھنٹہ لیٹ ہے تو وہاں بھی بی اماں اپنے کام سے غافل نہ ہوئیں۔ راستے میں انھوں نے ایک دلچسپ اور سبق آموز کہانی میری درخواست پر شروع کی تھی۔ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر پہونچنے کی مصروفیت میں سلسلۂ بیان ٹوٹ گیا تھا مگر جونہی ان کی کرسی زمین پر لگی اور ذرا سکون ہوا تو انھوں نے مجھے یاد فرمایا۔ اور کہا بیٹا کہاں ہے جو کہانی سن رہا تھا۔ چنانچہ مجھے بلوایا گیا۔ اور بی اماں مرحومہ نے اپنی کہانی پوری کی۔

یہ تھیں بی اماں مرحومہ۔

کسی مفکر کا قول ہے کہ "عورت کا نازک ہاتھ جو بچے کے پنگھوڑے کو حرکت دیتا ہے وہی اس کرۂ ارض کو بھی چلا رہا ہے۔" یہ قول بی اماں مرحومہ پر صادق آتا ہے۔ انھوں نے

محمد علی اور شوکت علی کو ایسی تربیت دی کہ انھوں نے اٹھ کر پورے ہندستان کو ولولۂ آزادی سے معمور اور تحریک حرّیت سے متحرک کر دیا۔ وہ سراپا جوش تھے مگر بی اماں سراپا ہوش۔

جوش اور ہوش باہم برسرِ کار رہے۔ تحریک حریت کا یہ قافلہ بھی آگے بڑھتا رہا لیکن بی اماں مرحومہ کے انتقال کے بعد پھر ان عظیم المرتبت بھائیوں کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہ رہا۔ یہاں تک کہ مولانا محمد علی مرحوم جیسا شخص جو مایوسی کے نام سے آشنا نہیں تھا گول میز کانفرنس میں یہ الفاظ کہنے پر آمادہ ہو گیا کہ "اے برطانیہ کے سیاست دانو! تمھیں مجھے آزادی دینی ہوگی ورنہ اپنی قبر کے لئے دو گز زمین تو بہرحال میں تم سے لیکر رہونگا۔"

بلاشبہ اس فقرے میں آزادی کی ایک لازوال تڑپ موجود ہے لیکن ان الفاظ کے اندر ایک مایوسی بھی پائی جاتی ہے۔ میرا گمان نہیں بلکہ یقین ہے کہ اگر بی اماں اس وقت زندہ ہوتیں تو مولانا محمد علی مرحوم کا یہ فقرہ کچھ اس طرح ہوتا۔

> "میں تم سے آزادی مانگنے نہیں آیا۔ یہ میرا اپنا حق ہے۔ جسے تم غصب کر بیٹھے ہو۔ اگر تم میرے اس حق کو واپس کر دو تو خود تمہارے لئے بہتر ہے ورنہ میں اپنے وطن واپس جا کر تمہارے لئے زندگی اجیرن کر دونگا اور تم سے اپنا حق آزادی لے کر رہونگا۔"

اس عظیم المرتبت ماں نے ماؤں کے لئے اور ان کے نامور فرزندوں نے بیٹوں کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ چھوڑا ہے۔

بشکریہ "دوام"

ناز جس پہ کریں سجدے وہ جبیں پیدا کر

جگر مرادآبادی

پہلے تو حسنِ عمل، حسنِ یقیں پیدا کر　　پھر اسی خاک سے فردوسِ بریں پیدا کر
یہی دنیا کہ جو بت خانہ بنی جاتی ہے　　اسی بت خانے سے کعبہ کی زمیں پیدا کر
روحِ آدم نگراں کب سے ہے تیری جانب　　اٹھ اور اک جنتِ جاوید یہیں پیدا کر
خس و خاشاک تو ہم کو جلا کر رکھ دے　　یعنی آتش کدۂ سوزِ یقیں پیدا کر
غم میسّر ہے تو اس کو غمِ کونین بنا　　دل حسیں ہے تو محبت بھی حسیں پیدا کر
آسمان مرکزِ تخئیل و تصور کب تک　　آسماں جس سے خجل ہو وہ زمیں پیدا کر
دل کے ہر قطرے میں طوفانِ تجلی بھر دے　　بطنِ ہر ذرہ سے اک مہرِ مبیں پیدا کر
بندگی یوں تو ہے انسان کی فطرت لیکن　　ناز جس پہ کریں سجدے وہ جبیں پیدا کر
پستئ خاک پہ کب تک تری بے بال و پری　　پھر مقام اپنا سرِ عرشِ بریں پیدا کر

عشق ہی زندہ و پائندہ حقیقت ہے جگر
عشق کو عام بنا ذوقِ یقیں پیدا کر

خدا اس طرح ہدایت دیتا ہے

استاذ:۔ احمد حامد۔ قاہرہ ——— ترجمہ:۔ محمد الحسنی

یہ یوگوسلادیہ کی ایک خوش قسمت خاتون "دوزیری بیرن" کا قصہ ہے جن کا نام اب فاطمہ عبدالعزیز ہے۔ اس سے ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ ہدایت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور خدا کی رحمت جب چاہتی ہے اپنے کسی بندے یا بندی کو نہال کر دیتی ہے یہ قصہ ان ہی کی سادہ زبان میں سنئے:۔ محمد الحسنی

مجھے بچپن سے مذاہب و عقائد سے بہت دلچسپی تھی۔ اس زمانے میں اسلام اور وحدانیت کا نور میں نے پہلی بار اپنے سینے میں محسوس کیا۔ اس کے بعد میں نے اسلام کا مطالعہ اور زیادہ شروع کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ یہ نور میرے قلب اور میری عقل دونوں کو نئی وسعت عطا کر رہا ہے اور مجھ کو بہت سی وہ بڑی بڑی چیزیں معلوم ہو رہی ہیں جن سے میں اب تک ناواقف تھی، میری مراد تلاش حق سے ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے سوا کسی اور جگہ نہیں۔

وہ بیان کرتی ہیں کہ اس زمانہ میں یوگوسلادیہ کے ایک کارخانے میں ایک مصری طالب العلم سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے اس موقع کو غنیمت جانا۔ اور یہ سوچ کر کہ وہ ایسے

ملک سے تعلق رکھتے ہیں جہاں جامعہ ازہر ہے ان سے اسلام کے متعلق مختلف معلومات حاصل کرنے لگی۔ وہ بہت اچھے اور مخلص رفیق ثابت ہوئے انھوں نے اسلام کی طرف میری رہنمائی کی۔ ان کے پیکر میں مجھے اسلام کی شخصیت جلوہ گر نظر آئی۔ مجھے انھوں نے نماز سکھائی۔ پھر میرا حال یہ ہو گیا کہ خدا کے حضور کھڑے ہونے اور رکوع و سجود میں مجھے بے حد لطف آنے لگا۔ اس لطف کو ادا کرنے سے میری زبان قاصر ہے۔ میں نماز پابندی کے ساتھ پڑھتی رہی اور ادائیگی نماز کی تمام ضروری معلومات ان سے حاصل کرتی رہی — روزہ، زکوٰۃ اور حج کے سلسلے میں بھی مجھے بہت سی باتیں معلوم ہوئیں۔ میرے ساتھی نے حجاز مقدس اور بیت المقدس کا مجھ سے ذکر کیا۔ اس وقت سے یہ آرزو میرے دل میں چٹکیاں لے رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے حج کی توفیق دے اور میرا دین مکمل ہو جائے۔

رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو میرے ساتھی نے روزہ رکھا اور میں نے بھی رکھا، روزہ میں پہلی بار مجھے لوگوں کی غربت و افلاس کا بہت شدت سے احساس ہوا اور فقرا و مساکین سے میری ہمدردی پیدا ہو گئی۔

جب اسلام اپنی عظیم حقیقت کے ساتھ میرے دل و دماغ پر چھا گیا تو میری دنیا بدل گئی اس وقت میرے تغیر کا خاندان والوں کو علم ہوا۔ اور اس انقلاب کا راز معلوم ہوا۔ میرے والد اس خیال سے متفق تھے۔ باقی لوگ جو مخالف تھے وہ مجھے اس راستہ سے ہٹا نہیں سکے۔

جب مصری دوست نے یوگوسلادیہ میں اپنی تعلیم مکمل کر لی اور مصر واپسی کا ارادہ کیا تو میں بھی ان کے ساتھ مصر چلی گئی۔ اور قاہرہ کی سیر کرتی رہی۔ وہاں سب سے زیادہ جس چیز نے مجھے متاثر کیا وہ اذان تھی۔ اذان کی آواز میرے کانوں میں پڑتی تو میرے ایمان

اور خشوع خضوع میں اضافہ محسوس ہوتا۔ میں ازہر گئی۔ اور وہاں میں نے اسلام کا اعلان کر دیا۔ اور اسی مصری دوست سے میری شادی ہو گئی۔ جس نے ایمان کی طرف میری رہنمائی کی۔

یہ سن کر ان کے شوہر "الخبیر" عبدالعزیز احمد بول اٹھے اور یہ آیت پڑھی

انک لاتھدی من احببت ولکن	آپ جن کو ہدایت نہیں دیتے جس کو چاہتے ہیں
اللہ یھدی من یشاء	بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے۔

اب ان کی باری تھی، وہ کہنے لگے کہ:-

مجھے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا دل نورِ خدا کو قبول کے لئے پہلے ہی سے تیار تھا۔ ہماری ملاقات سے پہلے ہی ان کے اندر وہ بات تھی جو انسان کو قبولِ حق پر آمادہ کرتی ہے، میرا خیال یہ ہے کہ ان کی ملاقات سے خود میرے ایمان میں ترقی ہوئی یا یوں کہئے کہ ان کے ذریعہ سے مجھے نورِ الٰہی کا علم ہوا۔ میں نے اس کے علاوہ کیا کیا کہ سیدھے سادے طریقے پر اسلام کا جو تعارف ہو سکتا ہے وہ ان سے کرا دیا۔ اب ان کا حال یہ ہے کہ ہر چیز میں خود دین کا اور قرآن کا خیال رکھتی ہیں۔

ان کے شوہر نے مزید کہا کہ "یہ روزانہ تین بار تلاوت کرتی ہیں اور کئی قرآن مجید ختم کر چکی ہیں۔

عورتوں کی آزادی کے مسئلہ میں" فاطمہ عبدالعزیز کی رائے یہ ہے کہ عورت کو پردہ اور احتیاط کے ساتھ ملت کی خدمت کرنا چاہیئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دین کی اشاعت اور اسلام کی ترقی میں عورتوں کا بڑا ہاتھ ہے۔ اس لئے آج بھی یہ ہونا چاہیئے لیکن اسلامی طریقوں اور شرائط و آداب کے ساتھ۔

پھر وہ کہنے لگیں "کہ میں پہلے ملازم تھی لیکن جب سے میرا لڑکا "محمد" پیدا ہوا میں نے ملازمت ترک کر دی ہے۔ میں نے اس کا نام حضور کے نام پر برکت کے لئے رکھا ہے۔ ملازمت میں نے ترک اس لئے کی ہے کہ بچے کی دینی تربیت کے لئے مجھے زیادہ وقت مل سکے۔

اٹھتے وقت کہنے لگیں "کہ یہ خوشخبری سنانا تو ہم آپ کو بھول ہی گئے کہ انشاء اللہ اس سال ہم دونوں فریضۂ حج ادا کریں گے۔" جس کے متعلق زمانے سے میری آرزو تھی کہ اللہ تعالےٰ دین کا یہ رکن بھی پورا فرما دے۔

(شکریہ "الدعوۃ" ریاض سعودی عرب)

تصور میں ترے ہے لطف اتنا تجھ میں کیا ہوگا
ترے دیدار سے قلب حزیں کا غنچہ وا ہوگا

ترے دیوار و در ہیں آئینہ اس کی تجلّی کا
میری چشم بصیرت کے لئے تو آئینا ہوگا

جمالِ لم یزل کا مظہر مخصوص تو ہے جب
ترے آئینۂ رحمت میں خود وہ رونما ہوگا

ترا جب سامنا ہوگا تڑپ اُٹھے گا میرا دل!
مری آنکھوں سے اشکِ غم مسلسل بہ رہا ہوگا

ندامت کے پسینے میری پیشانی پہ ابھریں گے
مرا دل اپنی عصیاں پروری پر جبل اٹھا ہوگا

لپٹ کر ترے دامن سے کہوں گا اپنی سب حالت
نہ جانے کس طرح مجھ سے بیاں یہ مدعا ہوگا

پکار اُٹھوں گا رب البیت رب البیت آخر کو
ترے مالک کی رحمت میرا تنہا آسرا ہوگا

وہ دین حق کہ جس کا تو ہی مرکز سب سے پہلا ہے
نثار اس دین پر میرا سراپا ہو رہا ہوگا

بلک کر کہہ رہا ہے جانے کیا کیا ترے گوشے میں
عجب انداز ہے اس کا، یہ کوئی دل جلا ہوگا

عروج قادری

عقیدۂ قیامت

حضرت مولانا محمد عبدالشکور فاروقی رح

ہمارا ایمان ہے کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ تمام عالم فنا ہو جائے گا جن و انس اور فرشتے، آسمان و زمین اور عرش و کرسی، جنت و دوزخ سب فنا ہو جائیں گے۔ صرف ایک ذات پاک اللہ تعالےٰ کی موصوف بہ صفات کاملہ باقی رہے گی اس کے بعد پھر سے زندہ کئے جائیں گے حساب و کتاب ہوگا، جزا و سزا ہوگی، اسی کو "قیامت" اور "روز جزا" کہتے ہیں۔ عقیدۂ تناسخ جس کو "آواگون" کہتے ہیں۔ بالکل باطل خیال ہے، ایک روح جو جسم سے نکل گئی پھر دوبارہ دوسرے جسم میں نہیں بھیجی جاتی.

قیامت کے متعلق بارہ عقیدے ہیں۔ جو نہایت ضروری ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

عالمِ:۔ آخرت

عالم آخرت برحق ہے۔ یعنی اس دنیا کے علاوہ ایک عالم اور ہے ا جو لوگ مرتے ہیں وہ اس عالم سے اس عالم میں جاتے ہیں.

منکر نکیر اور قبر

مرنے کے بعد قبر میں یا جس حالت میں انسان ہو خدا کے دو فرشتے منکر و نکیر

آتے ہیں۔ اور مردے سے سوال کرتے ہیں۔ دین پوچھتے ہیں۔ اور اللہ اور اللہ کے رسول کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ ایمان والوں کے لئے قبر بہشت کا ایک باغ بن جاتی ہے۔ اور کافروں اور گنہگاروں کے لئے دوزخ کا گڑھا ہو جاتی ہے۔

قیامت کی نشانیاں

ضغطۂ قبر (یعنی قبر کی تنگی اور گھبراہٹ) کبھی نیک بندوں کو بھی ہوتا ہے۔ قیامت کے آنے کا وقت کسی پیغمبر نے نہیں بتایا۔ البتہ اس کی نشانیاں بتائی ہیں۔ اور سب سے زیادہ تفصیل و توضیح کے ساتھ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔ وہ سب علامات برحق ہیں۔

ان علامات میں سے بڑی علامت دجال کا نکلنا، امام مہدی کا ظاہر ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا ہے اور یاجوج ماجوج کا نکلنا اور آفتاب کا مغرب سے نمودار ہونا۔ دابۃ الارض کا نکلنا وغیرہ وغیرہ۔

(ف) اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے کہ امام مہدی ابھی پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ پیدا ہو چکے ہیں اور کسی غار میں پوشیدہ ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہمارا یہ مذہب ہے کہ وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور قریب قیامت پھر اتارے جائیں گے۔ اور سیرت محمدیہ کے مطابق حکومت کرینگے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت بھی مرتبہ نبوت پر ہوں گے۔ ان کا نبی ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف نہیں۔ کیونکہ ان کو نبوت آپ سے پہلے کی ملی ہوئی ہے نہ آپ کے بعد کی۔

یاجوج ماجوج انسان کی ایک قوم کا نام ہے۔ یہ قوم دو پہاڑوں کے درمیان

میں بند ہے۔ قیامت کے قریب ظاہر ہو کر قتل و غارت سے دنیا کو تباہ و برباد کرے گی۔ کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ بالآخر آسمانی بلا سے وہ ہلاک ہو جائیں گی۔

دابۃ الارض ایک عجیب الخلقت جانور ہے جو آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے دوسرے دن مکہ کے پہاڑ صفا سے برآمد ہوگا اور لوگوں سے انسانی زبان میں کلام کرے گا۔

صور پھونکا جانا

علامات قیامت کے پائے جانے کے بعد حضرت اسرافیل صور پھونکیں گے۔ صور کی پہلی آواز میں تمام عالم فنا ہو جائے گا۔ اور دوسری آواز میں تمام اگلے پچھلے سب زندہ ہو کر زمین کے اوپر آجائیں گے اور ہر چیز موجود ہو جائے گی۔ پھر سب لوگ میدان حشر میں جمع کئے جائیں گے۔

حساب و کتاب

نیکی و بدی کا حساب ہوگا۔ ہر انسان نے اپنی تمام عمر میں جتنے کام کئے سب "کراماً کاتبین" فرشتوں نے لکھ لئے وہ اعمال نامے محفوظ ہیں۔ اس دن نیکوں کے اعمال نامے ان کے داہنے ہاتھ اور بُروں کے ان کے بائیں ہاتھ میں دئے جائیں گے۔

میزان

اعمال کے تولنے کے لئے ایک ترازو قائم کی جائے گی۔ اس میں نیکی، بدی کا وزن کیا جائے گا۔ یہ ترازو حقیقتاً ترازو ہوگی۔ مگر دنیا کی ترازوؤں کے مانند نہیں جن لوگوں کی نیکی کا پلہ بھاری ہوگا وہ بہشت میں بھیجے جائیں گے اور جن کی بدیوں کا پلہ بھاری ہوگا وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

پُل صراط

پل صراط برحق ہے یعنی دوزخ کے اوپر ایک پُل بنایا جائے گا جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا حساب کتاب کے بعد لوگوں کو اس پُل سے گزرنا ہوگا نیک لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق اس پُل سے تیزی کے ساتھ نکل جائیں گے اور بُرے لوگ اپنے گناہوں کے موافق کوئی زخمی ہو جائے گا کوئی کٹ کر دوزخ میں گر جائے گا۔

جنّت و دوزخ

بہشت اور دوزخ برحق ہے وہ اب بھی موجود ہے بہشت میں اعلا درجے کے مکانات، عمدہ عمدہ باغ، دودھ اور شہد اور نفیس پاکیزہ شراب اور نفیس پانی کی نہریں اور ہر قسم کی اعلا سے اعلا نعمتیں ہیں۔ دوزخ میں آگ کا عذاب اور طرح طرح کی تکلیفیں ہیں۔ کافروں کو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہوگا۔ کبھی ان کو نجات نہ ملے گی۔ اور کوئی گنہگار مومن اگر دوزخ میں ڈالا جائے گا تو چند روز کے لئے اپنی سزا بھگتنے کے بعد اور بعض لوگ اس سے قبل شفاعت سے یا محض خدا کی رحمت سے نجات پائیں گے علیٰ ہذا جنت میں جانے کے بعد جنتی کبھی وہاں سے نکالے نہ جائیں گے ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے

اعراف

بہشت اور دوزخ کے درمیان میں ایک مقام "اعراف" ہے۔ وہاں کے لوگ جنتیوں اور دوزخیوں کو دیکھیں گے اور ان سے کلام کریں گے۔

حوض کوثر

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن ایک حوض عنایت ہوگا

جس کا نام "حوض کوثر" ہے۔ ایمان والوں کو اس حوض کا پانی آپ پلائیں گے۔

شفاعت

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کریں گے اور آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اس وقت آپ کا رتبہ عالی سب اگلے پچھلوں پر ظاہر ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے جتنے خدا کے پیغمبر ہوئے ان میں سے کوئی بھی شفاعت کی ہمت نہ کرے گا۔ مگر آپ کی شفاعت کے بعد پھر انبیاء بھی شفاعت فرمائیں گے۔ آپ کی امت کے علماء و شہداء بھی شفاعت کریں گے۔

ف: روز قیامت سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعض لوگوں کو قبر میں شفاعت کر کے عذاب الٰہی سے بچا لینا بھی ثابت ہے اور قیامت کے دن آپ کی شفاعت تین قسم کی ہوگی

۱۔ بعض لوگوں کو دوزخ میں جانے سے بچانے کے لئے۔

۲۔ بعض دوزخیوں کو دوزخ سے رہائی دلانے کے لئے۔

۳۔ بعض کے مراتب و مدارج بڑھانے کے لئے۔

خدا کا دیدار

بہشت میں سب سے بڑی نعمت خدا کا دیدار ہوگا۔ جنتی لوگ اللہ کو بے حجاب و بے نقاب دیکھیں گے جس طرح دنیا میں چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہیں۔ جب کہ آسمان گرد و غبار اور ابر و باد سے بالکل صاف ہو۔

یا اللہ مرنے کے وقت اپنے فضل و کرم سے ہماری مدد فرمانا دنیا سے ایمان کے ساتھ اٹھانا اور قبر میں ہماری مدد فرمانا۔ اس تنہائی و بیکسی میں سوا تیرے کوئی کام آنے والا نہیں اور قیامت کے دن ہماری مدد فرمانا اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بہشت میں داخل کر کے اپنے دیدار سے مشرف فرمانا

تاریخ کے دریچوں سے

محمد حمزہ حسنی

سب سے اچھی، سب سے بری

حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کیا کہ سب سے بری چیز حکومت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہتر چیز حکومت ہے جب کہ وہ اس کے تمام حقوق کی ادائیگی کے ساتھ کی جائے اور سب سے بدتر چیز حکومت ہے جب کہ وہ جبر و زیادتی کے ساتھ ہو اور اس پر قیامت کے دن حسرت و ندامت ہوگی۔

حدیث کا ادب

تحصیل علم کی خاطر جب لوگ امام مالک کے حلقۂ درس میں حاضر ہوتے تھے تو پہلے ایک باندی ان کے پاس آتی اور کہتی تھی کہ امام پوچھتے ہیں کہ آج آپ لوگوں کا موضوع حدیث ہوگی یا مسائل؟ اگر لوگ مسائل کہتے تو امام نکلتے اور فتوے دیتے۔ اگر وہ حدیث کہتے تو ان سے کہا جاتا تشریف رکھئے اور امام غسلخانے میں داخل ہوجاتے غسل فرماتے، خوشبو لگاتے، نئے کپڑے پہنتے اور اس پر عمامہ باندھتے۔ پھر تشریف لاتے اور ان پر خشوع کی کیفیت طاری ہوتی۔ عود رکھا جاتا۔ اس کے بعد حدیث شریف کا درس دیتے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

بخل کی زیادتی

ایک اعرابی ایک مرتبہ ایک مشہور نحوی کے پاس آیا اور وہ کھانا کھا رہا تھا۔ اعرابی نے اس کو سلام کیا لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد اعرابی کھانے کی طرف متوجہ ہوا لیکن نحوی نے اس کو مدعو نہیں کیا۔ اعرابی نے یہ دیکھ کر پھر بات چیت شروع کر دی اور اس نے کہا "میں آپ کے گھر والوں سے ملاقات کر کے آ رہا ہوں۔ یہ سنکر اس نے کہا وہ تو تمہارے راستے میں ہے۔ اعرابی نے کہا ــــ اور آپ کی بیوی کے بچہ ہونے والا تھا" نحوی نے کہا۔ مجھے علم ہے اعرابی نے کہا۔ کہ پھر بچہ ہوا۔ نحوی نے جواب دیا کہ یہ تو ضروری تھا۔ اعرابی نے کہا۔ کہ دو بچے ایک ساتھ ہوئے۔ یہ سنکر نحوی نے کہا۔ ان کی ماں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ اعرابی پھر بولا۔ کہ ان میں سے ایک مر گیا۔ یہ سنکر نحوی نے اسی اطمینان سے جواب دیا کہ ان کی ماں میں دونوں کو دودھ پلانے کی طاقت نہیں تھی، اس نے پھر کہا کہ پھر دوسرے کا بھی انتقال ہوگیا۔ نحوی نے جواب دیا کہ اپنے بھائی کی موت کے بعد وہ زندہ رہ کر کیا کرتا۔ آخر اعرابی نے جھنجھلا کر کہا کہ ان کی ماں کا بھی انتقال ہوگیا۔ نحوی نے کہا کہ اس کی موت اپنے دونوں بچوں کے غم میں ہوگئی۔ اعرابی نے پھر مطلب کی بات کہی کہ آپ کا کھانا بڑا لذیذ ہے۔ نحوی نے جواب دیا۔ صرف اس لئے کہ میں تنہا کھاؤں۔

۳ نصیحتیں

ایک شخص نے ایک مزدور اجرت پر کیا۔ اور اس کی اجرت یہ طے کی کہ وہ اس کو تین مفید نصیحتیں کرے گا۔ یہ طے کر کے اس پر ایک ٹوکری رکھی جس میں شیشے کے برتن تھے جب ایک تہائی راستہ طے ہوگیا تو مزدور نے کہا کہ پہلی نصیحت کیجئے، تو اس نے کہا "اگر

کوئی تم سے کہے کہ بھوک سیر ہونے سے بہتر ہے تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔ مزدور نے کہا بہتر ہے۔ پھر جب دو تہائی راستہ طے ہو گیا تو مزدور نے کہا کہ اب دوسری نصیحت کیجئے۔ اس نے کہا کہ اگر کوئی تم سے کہے کہ پیدل چلنا سوار ہونے سے بہتر ہے۔ تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔ مزدور نے کہا بہتر ہے۔ جب وہ گھر کے دروازے پر پہونچے تو مزدور نے کہا کہ تیسری نصیحت؟ اس نے کہا کہ اگر کوئی تم سے کہے کہ مجھ سے بھی سستا مزدور ملا تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔ یہ سن کر مزدور نے وہ ٹوکری زمین پر پٹخ دی اور کہا کہ اگر کوئی تم سے کہے کہ اس ٹوکری میں کسی صحت مند شخص کا قارورہ ہے تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔

ایک حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے واسطے پسند کرتا ہے۔

پان

پان گھریلو زندگی میں ایک اہم چیز ہے۔ اگر پاندان میں پان نہ ہوں تو شرم محسوس ہوتی ہے اسی طرح تمباکو پان کی جان ہے اگر طبی اصول اور قیمتی اجزا سے نہیں بنی ہے تو پان کا مزا بیکار ہے۔ اسی لئے رائل زردہ فیکٹری سعادت گنج لکھنؤ کا زردہ نمبر (۱) جو طبی اصولوں اور قیمتی اجزا سے تیار کیا جاتا ہے پان کی جان سمجھا جاتا ہے۔ (نمونہ طلب کیجئے)

رائل زردہ فیکٹری سعادت گنج۔ لکھنؤ

النعت

طفیل احمد مدنی

مئے وحدت کا گویا اک چھلکتا جام آتا ہے
لبوں پر جب بھی محبوب خدا کا نام آتا ہے

زہے قسمت حضوری کی اجازت مل گئی مجھ کو
زہے عزت غلاموں میں مرا بھی نام آتا ہے

چلو رندو چلو، چل کر وہاں سیراب ہو آئیں
بھلا کوئی وہاں جا کر بھی تشنہ کام آتا ہے

محمدؐ، شافع محشر، شفیع المذنبیں، احمد
بہر صورت زباں پر آپ ہی کا نام آتا ہے

شفاعت خود ہی لے لیتی ہے بڑھ کر اپنے دامن میں
لبوں پر جب شفیع المذنبیں کا نام آتا ہے

ٹھہر جا احتراماً اے دل مضطر ٹھہر بھی جا
وہ دیکھ اب روضۂ پیغمبر اسلام آتا ہے

زباں سو سو طرح سے لطف لیتی ہے طفیل اپنی
لبوں پر جب کبھی خیر الوریٰ کا نام آتا ہے۔

★

جہاں نُما

سید سلمان

اسپین میں ایک اسلامی تعمیر کا انکشاف

اشبیلیہ۔ اسپین۔ عربی تعمیرات میں سے ایک محل جس کے بارے میں اندازہ کیا گیا ہے کہ وہ بارہویں صدی عیسوی کا تعمیر شدہ ہے۔ شہر اشبیلیہ کے وسط میں انکشاف ہوا ہے۔ محل بڑا وسیع ہے۔ چاروں طرف کشادہ باغیچے ہیں۔ ایک نہر ہے جس سے باغیچوں میں پانی جانے کا انتظام ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ محل موسم گرما میں بادشاہ کی اقامت گاہ کے طور پر تھا۔ آثار یہ بتاتے ہیں کہ یہ محل کسی دوسرے محل کے بقیہ آثار پر تیار کیا گیا تھا جو اس سے ایک صدی قبل رہا ہوگا۔

ترجمان نے یہ بھی خبر دی ہے کہ ماہرین فن تعمیر محل کے آس پاس کھدائی جاری رکھیں گے۔

اسلام... اور اخبار نویسوں کی ذمہ داری

قاہرہ۔ ڈاکٹر محمود فوزی مصری وزیر اعلا نے سید علی حمدی، صحافی جماعت کے نگراں اعلا اور وزیر داخلہ عصمت عبد الحمید سے ایک ملاقات کے موقع پر پر زور طریقہ سے کہا کہ اسلام سب سے صحیح قانون اور سب سے پکا ایمان ہے۔ انھوں نے کہا کہ صحافیوں کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ملک کے حالات کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں اور اپنے اس

عمل میں اسلام ہی کو اساس و بنیاد سمجھیں۔

اردن میں حفظ قرآن کے مرکز

اردن کی وزارت اوقاف نے اپنے اس شاندار عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ ملک کے مختلف شہروں میں قرآن پاک کے حفظ و تجوید کے مکاتب و مدارس کھولنے کا انتظام کر رہی ہے۔

الجیریا میں ایک اسلامی یونی ورسٹی

الجیریا میں تین اسلامی کالج کھولے جا رہے ہیں۔ جو ایک آئندہ یونی ورسٹی کے لئے بنیاد کے طور پر ہوں گے۔ ساتھ ہی ساتھ الجیریا کے مختلف علاقوں میں اٹھارہ پرائمری اسکول کھولنے کا ارادہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ اسکول کالجوں کی شاخوں کے طور پر کام کریں گے۔

ہم الجیریا کو اس کے اس مبارک اقدام پر سپاس نامہ پیش کرتے ہیں۔

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانی یاد کرنے میں مقابلہ

مراکش کی وزارت تعلیم نے احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرنے کے لئے ایک مقابلہ کا انعقاد کیا ہے۔ وزارت تعلیم کی طرف سے اونچے اونچے انعامات بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

فحش رسائل پر بندش

کویت کی وزارت اطلاعات نے چند فحش و اخلاق سوز رسائل کو بالکل بند کر دینے کی قرارداد پیش کی ہے۔ سید حمد رودی نے اپنے پہلے دورہ میں جن ایسی کتابوں اور رسائل کا معائنہ کیا ان کے بند کر دینے کا آرڈی نینس جاری کر دیا ہے۔ ایسے

معلوم شدہ رسائل کی تعداد سات بتائی گئی ہے۔

فلپائنی مسلمان

فلپائن کے ایک شہر کوٹاباتو میں مسلمان شہیدوں کی تعداد صرف ایک سال کی مدت میں ایک ہزار تک پہونچ گئی ہے۔ اس قتل و غارت گری کا محرک ان عیسائی عناصر کا دینی تعصب اور غلبہ و اقتدار کی خواہش ہے جو قریب ہی میں اس اسلامی ملک میں داخل ہوئے اور مسلمانوں کی زمینیں غصب کر لیں۔ اب یہ اسلامی ملک صلیبی حملوں سے دو چار ہے۔

آپ کا خط، ہمارا جواب

خط" دعا کرتی ہوں اللہ اس ادارے میں برکت دے اور ہم جیسے جاہلوں کو آپ کے ذریعہ دین کے کاموں میں نفع پہونچائے! آمین ـــــ ماہ جنوری سے "قرآن مجید پڑھئے" کا جو عنوان جاری کیا گیا ہے اس سے بڑی خوشی ہوئی اور خدا کے فضل سے کافی دلچسپی بڑھ گئی، ایک قسم سے رضوان سے تعلقات بڑھنے لگا، لیکن اب تک جو سورتیں اور آیتیں آتی رہیں وہ سب تو زبانی یاد تھیں اس لئے پڑھنے میں کچھ دشواری نہ ہوئی۔ مگر اگست والے رسالے میں جو آیتیں لکھیں ان تک پھر غنیمت ہیں کیونکہ پہلے پارے کی شروع کی آیتیں ہیں تو قرآن شریف دیکھ کر پڑھ لوں گی۔ آپ سے گزارش ہے کہ عورتوں کی کم علمی کا لحاظ رکھتے ہوئے قرآن کریم کی آیتوں پر زیر زبر لگانے کا خاص خیال رکھا جائے جیسا کہ چاہیے۔ آپ کی شان میں خط لکھا جاتا۔ میں قطعی اس قابل نہیں۔ اس کے لئے معافی کی طالب ہوں۔ فقط دعاؤں کی طالب۔ آپ کی بہن (خریداری نمبر 3125)

جواب" آپ کا خط آیا۔ آپ نے اس موضوع کی قدر افزائی کی اس کے ہم شکر گزار ہیں

(باقی صفحہ 38 پر)

خدا کی نعمتیں

3599
573

لیموں

هارون رشید صدیقی

لیموں دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک میٹھا دوسرا کھٹا، میٹھا لیموں گرمی و پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ معدہ و دل کو قوت دیتا ہے۔ اور فرحت بخشتا ہے۔ خون کی تیزی و حدت کو دفع کرتا ہے۔ اختلاج میں بھی مفید ہے۔ کاغذی لیموں جو کھٹا ہوتا ہے اور بہت ہی مفید اور کارآمد چیز ہے اس میں وٹامن بی (حیاتین ب) وٹامن سی (حیاتین ج) پایا جاتا ہے۔ وٹامن سی زیادہ مقدار میں ہونے کے سبب خون کو صحیح رکھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ کبھی خون میں خرابی کے سبب مسوڑھے پلپلے ہو جاتے ہیں اور خون بہنے لگتا ہے۔ لیموں کے استعمال سے اس مرض سے نجات رہتی ہے، کھانا بھی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے اور بھوک کھل کر لگتی ہے۔ لیموں معدہ اور آنتوں کی خرابیوں کو دور کر کے ان کے فعل کو صحیح رکھتا ہے۔ ان سب فائدوں کے لئے نصف یا ایک لیموں دال ترکاری وغیرہ میں نچوڑ کر استعمال کریں۔ اس کا استعمال وبائی امراض ہیضہ وغیرہ سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ لیموں کا اچار بھی یہ سارے فوائد دیتا ہے اور کھانے میں چاشنی بھی پیدا کرتا ہے۔

برسات میں اس کے استعمال سے ملیریا بخار سے بھی بچت رہتی ہے۔ لیموں پیاس بھی بجھاتا ہے۔ اور دل و دماغ کو تسکین بھی دیتا ہے۔ صفراوی بخار میں

جب پیاس کی شدت سے مریض پریشان ہو لیموں کا آب شورہ پلانا مفید ہے۔ نیز قے اور متلی میں لیموں چاٹنا مفید ہے۔ لیموں کاٹ کر اس پر نمک اور سیاہ مرچ چھڑک کر چاٹنے سے منہ کا مزا ٹھیک ہوجاتا ہے اور غذا کی طرف رغبت ہوجاتی ہے۔ لاہوری نمک، سہاگہ، نوشادر اور کالی مرچ باریک پیس کر لیموں کاٹ کر اس پر چھڑکیں اور تلی والے مریض کو چٹائیں چند روز میں تلی اپنی حالت پر آجائے گی۔ کاغذی لیموں کا رس ملنے سے چھائیاں اور دھاے بھی دور ہوجاتے ہیں۔ خشک کھجلی میں بھی لیموں بہت مفید ہے اس کے لئے چنبیلی کا تیل اور لیموں کا رس برابر ملا کر مالش کریں۔ نکسیر کا خون بند نہ ہو رہا ہو تو تازہ لیموں کا رس ناک میں ڈالنے سے فوراً خون بند ہوجاتا ہے۔ یرقان (پیلیا۔ کاملہ) میں آنکھیں پیلی پڑجاتی ہیں۔ لیموں کا رس ٹپکانے سے پیلاپن دور ہوجاتا ہے۔ بچھو، بھڑ وغیرہ جہاں ڈسک لیں اس پر لیموں کا رس لگانا مفید ہے۔ استرے سے سر منڈا کر لیموں کے رس میں شکر ملا کر لگانے سے سر کی بفا (روسی) بھی کلی دور ہوجاتی ہے۔

سبز آملہ لیموں کے رس میں پیس کر بالوں میں لگانے سے بال محفوظ رہتے ہیں اور بڑھتے ہیں۔

لیموں کے بیج قابض ہیں۔ دستوں اور قے کو روکتے ہیں۔ اس کام کے لئے لیموں کے بیج بریاں کئے ہوئے زیادہ مفید ہیں۔

جملہ مضامین اور خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھئے
اشتہار دیتے وقت عبارت صاف اور پتہ .... وغیرہ صحیح
اور صاف لکھئے۔

سوال و جواب

آپ پوچھیں ہم جواب دیں

مولانا مفتی محمد ظہور صاحب ندوی

ماسٹر ریاض اللہ صاحب۔ خان پور۔ اٹاوہ

س: ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک رقم دی۔ بیوی نے وہ رقم اپنے مائیکے میں رکھوا دی شوہر نے ایک روز کہا۔ کہ اگر تو میری رقم فلاں دن تک لاکر مجھے نہ دے تو تجھے طلاق ہے۔ طلاق، طلاق، بیوی نے وہ رقم اسی روز مہیا کردی لیکن اس واقعہ سے سمجھی کہ طلاق ہوگئی۔ اور اپنے مائیکے چلی گئی۔ وہاں کہا کہ مجھے طلاق دے دی۔ شوہر نے بھی سسرال خط لکھا اور اس میں لکھا کہ میرے منہ سے دھوکہ میں طلاق نکل گئی لیکن واقعہ یوں ہی ہوا ہے جیسا اوپر بیان ہوا۔ تو آیا اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔؟

ج: دریافت کردہ صورت میں شرط کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ اس لئے طلاق معلق واقع نہیں ہوئی۔ عورت کے طلاق سمجھ لینے سے یا عورت کی غلط بیانی سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ شوہر کی تحریر میں طلاق مشروط کا حوالہ ہے۔ اس لئے بھی واقع نہیں ہوگی۔

س: نماز پڑھتے وقت بعد سورۂ فاتحہ دوسری سورت شروع کی تین آیات سے

قبل بھول ہو گئی۔ اس کو چھوڑ کر دوسری جگہ سے شروع کر دیا۔ پھر بھول ہو گئی۔ اسے چھوڑ کر تیسری جگہ سے تین آیات سے زیادہ پڑھ کر رکوع کیا تو کیا اس غلطی پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

ج: اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے قرأت کی بھول سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا ہے۔

س: جماعت کی نماز میں ایک مقتدی نے بھول کر امام سے قبل سلام پھیر دیا پھر اسے یاد آیا کہ میں مقتدی ہوں اور اسی طرح بیٹھا رہا۔ اور امام کے ساتھ سلام پھیرا تو اس کی نماز ہو گئی یا نہیں؟ اور اس غلطی پر اسے کیا کرنا چاہئے تھا؟

ج: بھول کر ایسا کرنے میں نماز ہو جائے گی

عطیہ خاتون۔ لسواں ضلع سیتاپور

س: جو مسلمان ہندستان میں کاشت کاری کرتے ہیں انھیں پیداوار کا عشر نکالنا فرض ہے یا نہیں؟

ج: ہندستان میں جو زمین آبائی چلی آرہی ہے اس میں عشر ضروری ہے اور جو زمین غیر مسلموں سے خریدی ہے اس میں عشر واجب نہیں ہے؟

صفحہ ۲۰ کا بقیہ۔ جواب خط

اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم نے شروع سے کوشش کی ہے کہ اس کو آسان سے آسان بنائیں اور الحمدللہ اس میں کسی حد تک کامیاب بھی ہیں۔ انشاءاللہ آئندہ اعراب بھی لگائے جائیں گے۔ امید ہے کہ ہم آپ حضرات کے مشوروں اور توجہات سے مستفید ہوتے رہیں گے۔ خدا کرے یہ سلسلہ سب پڑھنے والوں کے لئے مفید ہو اور اللہ کی کتاب سے تعلق بڑھے اور ایمان کامل کی ہم سب کو توفیق ملے۔ والدعا۔

رضوان کی اشاعت کے

دو انعامی ہفتے

۱۵ ستمبر تا ۳۰ ستمبر ۱۹۷۱ء

کئی ماہ پیشتر ماہنامہ رضوان مالی اعتبار سے سخت مشکلات سے دوچار تھا۔ مگر بفضلہ تعالیٰ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب کی اپیل "اس چراغ کو گل نہ ہونے دیجئے" پر بھائیوں کے تعاون نے بہت سے نئے خریدار مہیا کر دئیے جس سے ہماری بھی ہمت بڑھی اور رضوان بہر حیثیت مزید دلچسپ و مفید جدتوں کے ساتھ نکلنے لگا۔ لیکن ابھی "رضوان" کے خریدار اتنے نہیں ہوئے ہیں کہ ان کے چندوں کی آمدنی سے یہ پوری طرح چل سکے۔ اس لئے ہم ان تمام حضرات سے جن کی نظروں میں رضوان کی اشاعت دینی اعتبار سے مفید ہے اور وہ اسے عورتوں، بچیوں اور بچوں کے لئے مؤثر پا رہے ہیں۔ اپیل کرتے ہیں کہ وہ رضوان کے لئے پندرہ روزہ جدوجہد کا پندرواڑہ منائیں۔ اور اس میں اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو کر پڑھے لکھے مسلمانوں سے مل کر رضوان کا تعارف کرائیں اور خریدار بننے کی دعوت دیں۔ اگر آپ حضرات ہماری اس تجویز پر محنت کر کے ہاتھ بٹائیں گے تو انشاءاللہ رضوان اپنے پیروں کھڑا ہو کر مسلمان گھرانوں کی ٹھوس دینی خدمات انجام دے سکے گا جس کا ثواب آپ کے اعمالنامہ میں لکھا جائے گا۔

تاہم اس سلسلے کی محنت کرنے والوں کے لئے دفتر رضوان نے کچھ انعامات بھی رکھے ہیں جو حسب ذیل ہیں:۔